# سونا پاس ہے سونا بن ہے سونا زہر ہے اٹھ پیارے

از: سید محمد عزیز اللہ حسینی، سید طاہر اشرفی (ایڈیٹر، ماہنامہ سنی آواز ناگپور)

اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔۔۔’’وَیُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّتَّخِذُوْ بَیْنَ ذَالِکَ سَبِیْلًا وَاُولٰئِکَ ھُمُ الْکَافِرُوْنَ‘‘ (اور چاہتے ہیں کہ ایمان وکفر کے درمیان کوئی تیسری راہ نکالیں یہی ٹھیک کافر ہیں)۔

حدیث پاک میں ہیں:۔۔۔’’مَنْ سَنَّ فِی الْاِسلَامِ سُنَّۃً حَسَنَۃً فَلَہٗ اَجْرُھَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِھَا مِنْ بَعْدِہٖ مِنْ غَیْرِ اَنْ یُّنْقَصَ مِنْ اُجُوْرِھِمْ شَیْءٌ۔ وَمَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃً سَیِّئَۃً فَعَلَیْہِ وِزْرُھَا وَزْرُ مَنْ عَمِلَ بِھَا مِنْ غَیْرِ اَنْ یُّنْقَسَ مِنْاَوْزَارِھِمْ شَیْءٌ‘‘ ’’جو کوئی اسلام میں اچھا طریقہ جاری کرے اُس کو اس کا ثواب ملے گا اور اُن کو بھی جو کہ اُس پر عمل کریں گے اور اُن کے ثواب سے کچھ کم نہ ہوگا اور جو شخص کہ اسلام میں برا طریقہ جاری کرے اس پر اس کا گناہ بھی ہے اور ان کا بھی جو کہ اس پر عمل کریں اور ان کے گناہ میں بھی کچھ کمی نہ ہوگی‘‘۔ (مشکوٰۃ شریف ،باب العلم)

اور پھر رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بد مذہبوں کے تعلق سے ارشاد فرماتے ہیں:۔۔۔’’قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِیَّاکُمْ وَاِیَّاھُمْ لَایُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یُفْتِنُوْانَکُمْ اِنْ مَرِضُوْا فَلَا تَعُوْدُوْھُمْ وَاِنْ مَاتُوْا فَلَا تَشْھَدُوْاھُمْ وَاِنْ لَقِیْتُمُوْھُمْ فَلَا تُسَلِّمُوْا عَلَیْھِمْ وَلَا تُجَالِسُوْاھُمْ وَلَا تُشَارِبُوْاھُمْ وَلَا تُوَاکِلُوْاھُمْ وَلَاتُنَاکِحُوْاھُمْ وَلَا تُصَلُّوْا عَلَیْھِمْ وَلَاتُصَلُّوْ امَعَھُمْ‘‘ ’’سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بد مذہب سے دور رہو اور انھیں اپنے قریب نہ آنے دو۔ کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں۔ کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔ اگر وہ بیمار پڑیں تو ان کی عیادت نہ کرو۔ اگر مرجائیں تو ان کے جنازہ میں شریک نہ ہو، ان سے ملاقات ہو تو انھیں سلام نہ کرو۔ ان کے پاس نہ بیٹھو، ان کے ساتھ پانی نہ پیو، ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ، ان کے ساتھ شادی بیاہ نہ کرو، ان کے جنازہ کی نماز نہ پڑھو اور نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو‘‘۔ نوٹ: یہ حدیث مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ، عقیلی اور ابن حبان کی روایت کا مجموعہ ہے۔ (بحوالہ انوار الحدیث)

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے
سونے والوں جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے

اسلام کا یہ مذہب مختار اور عقیدۂ ثابتہ ہے کہ اگر کسی مسئلہ میں کئی وجوہ کفر پر دلالت کرتے ہوں اور ایک وجہ اسلام کی ہو تو اس مسئلہ میں اسی ایک وجہ کو بطور ثبوت حق مان کر مسلمان جاننا چاہیئے۔ اب اس کی تفصیل ملاحظہ کیجئے ۔ وہابیہ، دیوبندیہ، وہابیہ تبلیغیہ، وہابیہ مودودیہ، وہابیہ غیر مقلدیہ، نیا چرہ نے صلح کلیت اختیار کر کے اپنے کفر پر پردہ

ڈالنے اور دوسرے مرتدوں کے ارتداد کو چھپانے کے لئے اہلسنت کے اس مذہب کے اس حکم کو لے کر سخت تلبیس کرتے ہیں۔ اور اس کی تحریف کر کے یوں کہتے پھرتے ہیں کہ، اگر کسی شخص میں ۹۹ / باتیں کفر کی ہوں اور ایک بات اسلام کی ہو تو اسے کافر نہ کہنا چاہیئے۔ یہ عقیدہ قائم کر کے رات و دن کفریات بکتے رہتے ہیں۔ اگر کوئی سنی صحیح العقیدہ عالم دین اُن کے اس کفر کی تر دید کرے تو صاف یہ کہتے ہوئے اپنے کفریات پر سخت ہو جاتے ہیں کہ ہم اہل قبلہ ہیں۔ لہٰذا اہل قبلہ اور کلمہ گو کے لئے یہی آیا ہے کہ اگر کسی کے اندر ۹۹ / باتیں کفر کی ہوں اور ایک بات اسلام کی وہ مسلمان ہے۔ الٹا یہ ظالم ان کے اس دھرم کے خلاف ان کے کفر کی تر دید کرنے والے عالم اہلسنت کے درپۂ آزار ہو جاتے ہیں۔ اس کو جھگڑا اور فسادی ٹھہرا کر اپنے کفریات کو اور مضبوط کرتے ہیں۔ ایسے ایمان سے محروم مسلم کہلانے والے بد دینوں سے کہنا چاہیئے کہ اگر کسی بوتل میں دودھ بھرا ہوا ہو اور اس میں ایک قطرہ پیشاب کا ہے تو اسے ناپاک نہیں کہنا چاہیئے۔ اس لئے کہ اس میں ۹۹ / قطرے دودھ کے ہیں اور ایک قطرہ پیشاب کا ہے۔ ایسا دودھ اور ایسا مسلمان صلح کلیوں کے پاس ہی پاک دودھ اور مسلمان ثابت ہوگا۔ مگر اسلام و سنیت میں ایسا شخص کو کافر اور دودھ کو ناپاک کہا جائیگا۔ اگر کسی نے قصداً اسی کفری عقیدے کو سامنے رکھ کر کہا کہ اگر کسی کے دل میں ۹۹ / باتیں کفر کی ہوں اور ایک بات اسلام کی ہو تو عمداً و قصداً کوئی ایک کفری بات زبان سے کہا تو وہ فوراً کافر ہو جائے گا۔ چاہے وہ عمر بھر نماز پڑھتا رہے، درجنوں حج کرے یا صدقہ و خیرات کرتا رہے اور دوسرے نیک اعمال کرتا رہے۔ اب اس کے نیک اعمال کو نہیں دیکھا جائے گا بلکہ اس کے ایک کفری عقیدے کی وجہ سے کافر کہا جائے گا۔ اور صلح کلی اس کو رات دن بلکہ زندگی بھر مسلمان کہتا رہے دونوں ایمان سے خارج ہوں گے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔۔۔ ''عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰى هَدَمِ الْاِسْلَامِ'' ''حضرت ابراہیم بن میسرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جس نے کسی بد مذہب کی تعظیم و توقیر کی تو اس نے اسلام کے ڈھانے پر مدد دی''۔ (مشکوٰۃ شریف)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث شریف کے تحت فرماتے ہیں کہ :۔۔۔ (ترجمہ) ''بد مذہب کی تعظیم و توقیر میں سنت کی حقارت اور ذلّت ہے۔ اور سنت کی حقارت اسلام کی بنیاد ڈھانے تک پہنچا دیتی ہے۔ (اشعۃ اللمعات جلد اول / صفحہ: ۱۴۷)

آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بد مذہبوں کو دیکھنے کے تعلق سے فرماتے ہیں:۔۔۔ ''عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَأَيْتُمْ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَاكْفَهِرُّوْا فِی وَجْهِهٖ فَاِنَّ اللّٰہَ يَبْغُضُ كُلَّ مُبْتَدِعٍ۔'' ''حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کسی بد مذہب کو دیکھو تو اس کے سامنے ترشروئی سے پیش آؤ۔ اس لیے کہ خدا تعالیٰ ہر بد مذہب کو دشمن

رکھتا ہے۔''ابن عساکر'' (انوارالحدیث)

اے وہابیو، دیوبندیو، غیر مقلدو، مودودیو، صلح کلیو، نیچریو شرم کرو اور دیکھو! باوجود زندگی بھر فرائض وواجبات اور سنن ومستحبات کی ادائیگی اور اعمال پر عمل پیرا ہونے کی وجہ سے صرف قصداً ایک کلمۂ کفر ادا کرنے کی وجہ سے کافر ہوگیا۔ اور تم صبح وشام تحریراً اور تقریراً کفر بکے جاتے ہو اور یہ کہتے ہوئے نہیں تھکتے کہ کافر کو کافر نہ کہنا چاہیئے کہہ کر خود کفر کے دلدل میں پھنس جاتے ہو۔ پھر اسلام کا دعویٰ اور نمازی ہونے کا شور تم سے دور نہیں ہوتا۔ اس کے باوجود تم کھلے ہوئے بدعقیدہ اور صلح کلی ہو۔ وہابیہ، دیوبندیہ، نیا چرہ صلح کلیت کی وجہ سے بالاتفاق یہ کہا کرتے ہیں کہ ہر مرتد وبے دین فرقہ اپنے عقائد پر قائم رہ کر فلاں مجلس فلاں جماعت کا رکن بن سکتا ہے یہ ان کا کھلا ہوا کفر وارتداد ہے اس طرح وہ دوسروں کے کفر وارتداد پر راضی رہ کر وہ خود کافر ہو گئے۔

یہی صلح کلی کی اور نیچری مختلف جماعتیں اور انجمنیں وسوسائیٹیاں ادارے بنا کر بنام اسلام جتنے بھی صلح کلی اور نیچری وبدعقیدہ وبے دین لوگ ہیں سب کو یہ اپنی بنائی ہوئی جماعتوں میں اپنے کفر وارتداد پر قائم رہ کر شرکت کی دعوت دیتے ہیں۔ ساتھ میں صحیح العقیدہ سنی مسلمانوں کو بھی اس میں شامل ہونے کی دعوت دیتے ہو، اگرچہ صحیح العقیدہ سنی مسلمان اپنی مذہبی ودینی حمیت کی وجہ شامل نہیں ہوتے ہیں تو تم انہیں فسادی قرار دیتے ہو۔ ایسے ہی حالات میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ سے سوال ہوا، آپ نے نیچریوں وصلح کلیوں کے خلاف دلائل قاہرہ سے رد بلیغ فرمایا ملاحظہ فرمائیں۔ یہ فتویٰ مبارک ہر ایک فرد، تنظیم، تحریک یا علماء کی جماعت جو بظاہر مسلک اعلیٰ حضرت کا نام لیتے ہیں انکو دعوت سخن دیتا ہے کہ مسلک اعلیٰ حضرت کیا ہے اور کسے کہتے ہیں۔ اور الحمدللہ مسلک اعلیٰ حضرت ایمان وعقیدہ کی اصلاح کے لئے کافی ہے۔ (مسئلہ ۱۴: بحوالہ، فتاویٰ الرضویہ: جلد، پانچ دہ)

کیا فرماتے ہیں علمائے دین پرور وفقہائے نامور (کثرہم اللہ تعالیٰ ونصرہم) اس سوال میں کہ اس ملک کاٹھیاوار میں ایک مجلس بنام ''کاٹھیاوار مسلم ایجوکیشنل کانفرنس'' اعنی کاٹھیاوار، کے مسلمانوں کی تعلیمی مجلس قائم ہوئی ہے جن کے محرک ومختار متبعین ومتعلقین علیگڈھ کالج ہیں، ۲/اکتوبر ۱۹۱۶ء کو ان کا پہلا جلسہ جوناگڈھ (کاٹھیاوار) مقام پر ہوا جن کا صدر ڈاکٹر ضیاء الدین، احمد پروفیسر علیگڈھ کالج وسکریٹری منشی غلام محمد بیرسٹر ایٹ لاء کاٹھیاواری ایجنٹ علیگڈھ کالج ومؤید آل انڈیا محمڈن ایجیوکیشنل کانفرنس اور وعظ مولوی سلیمان پھلواری جان جانان ندوہ مخذولہ قرار پائے، اس کانفرنس کا مقصد آل انڈیا محمڈن ایجیوکیشنل کانفرنس کا ہے جن میں بلارعایت سنّی ہر کلمہ گو رافضی، وہابی، نیچری، قادیانی، چکڑالوی وغیرہم رکن (ممبر) ہوسکتا ہے، ایسی مجلس (کانفرنس) کو بعض مسلمان اپنی دینی ودنیوی ترقی کا سبب جان کر جان ومال سے امداد کرتے ہیں، اور دینی مفسدہ ومضرت سے آگاہ نہیں، اور بلاتفریق ورعایت اہل سنت تمام بے دینوں مرتدوں، مدعیانِ اسلام کو مسلمان سمجھ کر رکن (ممبر) بنائیں، بلکہ ان کے صدر اور سیکریڑی اور واعظ بنانے میں بھی خوفِ خدا نہ لائیں، اور کوئی نصیحت کرے کہ ایسی پچرنگی مسلم کانفرنس

خلافِ شرع شریف ہے تو یہ بہانا بتائیں کہ یہ دینی کانفرنس کہاں ہے یہ تو دُنیوی ترقی کے لئے قائم کی گئی ہے جو ہمارے ملک تعلیم میں سب سے پیچھے ہے۔ آیا سنیوں کو ایسی کانفرنس کا قائم کرنا اور جان و مال سے اس کی مدد کرنا ،اُس کے جلسہ میں شریک ہونا، بددین مرتدوں کو مسلمان سمجھنا اور اُن سے میل جول پیدا کرنا اور اُسن سے ترقی کی امید رکھنا شرع شریف میں کیا حکم رکھتا ہے؟ یہ ہمارے ائمۂ دین (رحمہم اللہ تعالٰی) وضاحت سے بیان کر کے ان سیدھے سادے مسلمانوں کو گمراہی کے گڑھے اور بیدینوں کے ہتھکنڈوں سے بچا کر نعمائے دارین حاصل کریں۔ جواب آنے پر ان شاء اللہ تعالٰی اس استفتاء کو چھپوا کر اس ملک کاٹھیاوار و گجرات و برما وغیرہا جگہ پر بغرضِ اشاعت مسلمانوں میں عام طور سے تقسیم کیا جائے گا۔ فقط

راقم آثم خادم قاسم میاں عفی عنہ از مقام گونڈل علاقہ کاٹھیاوار،

تاریخ ۱۲ر محرم الحرام ۱۳۳۵ھ ر مقدسہ پنجشنبہ

## الجواب

(۱) ایسی مجلس مقرر کرنا گمراہی ہے اور اس میں شرکت حرام، اور بدمذہبوں سے میل جول آگ ہے اور اس بڑی آگ کی طرف کھینچ کر لے جانے والا۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے: ''وامّا ینسینک الشیطٰن فلاتقعد بعد الذکری مع القوم الظّٰلمین۔ '' (القرآن الکریم ر ۶ ر ۶۸) ''اور اگر تجھے شیطان بھلا دے تو یاد آئے پر پاس نہ بیٹھو ظالموں کے''۔ تفسیراتِ احمدیہ میں ہے: ''دخل فیه الکافر والمبتدع والفاسق والقعود مع کلهم ممتنع۔'' اس آیت کے حکم میں ہر کافر و مبتدع اور فاسق داخل ہیں۔ ان میں سے کسی کے پاس بیٹھنے کی اجازت نہیں۔ اللہ عزوجل فرمایا ہے: ''ولا ترکنواالہ الذین ظلموا فمتسکم النار'' (القرآن الکریم ر ۱۱ ر ۱۱۳) ''ظالموں کی طرف میل نہ کرو کہ تمہیں آگ چھوئے گی''۔ صحیح مسلم شریف کی حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''ایاکم وایاھم لایضلونکم ولا یفتنونکم'' ''ان سے دور رہو اور انہیں اپنے سے دور کرو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں کہیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں''۔

مسلمانوں کا ایمان ہے کہ اللہ و رسول سے زیادہ کوئی ہماری بھلائی چاہنے والا نہیں۔ جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس بات کی طرف بلائیں یقینا ہمارے دونوں جہاں کی اس میں بھلائی ہے اور جس بات سے منع فرمائیں بلاشبہ سراسر ضرور بلا ہے۔ مسلمان صورت میں ظاہر ہو کر جو ان کے حکم کے خلاف کی طرف بلائے یقین جان لو کہ یہ ڈاکو ہے اس کی تاویلوں پر ہرگز کان نہ رکھو۔ رہزن جو جماعت سے باہر نکال کر کسی کو لے جانا چاہتا ہے ضرور چکنی چکنی باتیں کرے گا اور جب یہ دھوکے میں آیا ساتھ ہو لیا تو گردن ماریگا مال لوٹے گا شامت اس بکری کی کہ اپنے راعی کا ارشاد نہ سنے اور بھیڑیا جو کسی بھیڑ کی اُون پہن کر آیا اس کے ساتھ ہولے، ارے! مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تمہیں منع فرماتے ہیں وہ تمہاری جان سے بڑھ کر تمہارے خیر خواہ ہیں ''حَرِیۡصٌ عَلَیۡکُمۡ'' تمہارا مشقت

میں پڑنا ان کے قلب اقدس پر گراں ہے ''عَزِیۡزٌ علیہ مَاعَنِتُّمۡ '' واللہ وہ تم پر اس سے زیادہ مہربان ہیں جیسے نہایت چہیتی ماں اکلوتے بیٹے پر ''بِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ رَؤُفٌ رَّحِیۡمٌ '' ارے! ان کی سنو، ان کا دامن کو تھام لو ان کے قدموں سے لپٹ جاؤ وہ فرماتے ہیں:

''ایاکم و ایاھم لایضلونکم و لایفتنونکم۔''''ان سے دور رہو اور انہیں اپنے سے دور کرو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں کہیں وہ تمہیں فتنے میں ڈال دیں''۔(صحیح مسلم/باب النھی عن الروایۃ عن الضعفاء) ابن حبان وطبرانی وعقیلی کی حدیث میں ہے کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''لاتؤاکلوھم و لاتشاربوھم و لا تجالسوھم و لا تناکحوھم و اذامرضوا فلاتعودوھم و اذاماتوا فلا تشھدوھم و لا تصلوا علیھم و لا تصلوا معھم۔''''ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ، ان کے ساتھ پانی نہ پیو، ان کے پاس نہ بیٹھو، ان سے رشتہ نہ کرو، وہ بیمار پڑیں تو پوچھنے نہ جاؤ، مرجائیں تو جنازہ پر نہ جاؤ، نہ ان کی نماز پڑھو نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو۔

امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد اقدس نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں نماز مغرب کے بعد کسی مسافر کو بھوکا پایا اپنے ساتھ کاشانۂ خلافت میں لے آئے۔ اس کے لئے کھانا منگایا جب وہ کھانے بیٹھا کوئی بات بدمذہبی کی اس سے ظاہر ہوئی فوراً حکم ہوا کہ کھانا اٹھالیا جائے اور اسے نکال دیا جائے، سامنے سے کھانا اٹھوالیا اور اسے نکلوادیا۔ سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کسی نے آکر عرض کی: فلاں شخص نے آپکو سلام کہا ہے ،فرمایا: ''لَاتَقۡرَأۡہُ مِنِّی السَّلَام فَاِنِّیۡ سَمِعۡتُ اَنَّہٗ اَحۡدَثَ '' میری طرف سے اسے سلام نہ کہنا میں نے سنا ہے کہ اس نے کچھ بدمذہبی نکالی۔

سیدنا سعید بن جبیر شاگرد عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کو راستہ میں ایک بدمذہب ملا، کہا کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا میں سننا نہیں چاہتا۔ عرض کی ایک کلمہ، آپ نے اپنا انگوٹھا چھنگلیا کے سرے پر رکھ کر فرمایا 'و لا نصف کلمۃ' آدھا لفظ بھی نہیں۔ لوگوں نے عرض کی اس کا کیا سبب ہے، فرمایا ''از ایشاں منھم '' ہے۔

امام محمد بن سیرین شاگرد انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس دو بدمذہب آئے، عرض کی کچھ آیات کلام آپ کو سنائیں ۔فرمایا میں سننا نہیں چاہتا۔ عرض کی کچھ احادیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سنائیں۔ فرمایا: میں سننا نہیں چاہتا۔ انہوں نے اصرار کیا۔ فرمایا: تم دونوں اٹھ جاؤ یا میں اٹھا جاتا ہوں، آخر وہ خائب وخاسر چلے گئے۔ لوگوں نے عرض کی اے امام! آپ کا کیا حرج تھا وہ کچھ آیتیں یا حدیثیں سناتے۔ فرمایا: میں نے خوف کیا کہ وہ آیات واحادیث کے ساتھ اپنی تاویل لگائیں، اور میرے دل میں رہ جائے تو ہلاک ہوجاؤں۔

ائمہ کو یہ خوف تھا اور اب عوام کو یہ جرأت ہے و لا حول و لا قوۃ الا باللہ۔ اور ایسی جگہ مال دنیا وہی پسند کرے گا جو دین نہیں رکھتا، جو عقل سے بہرہ ہے۔ یکے نقصانِ مایہ دگر شماتت ہمسایہ۔(ایک تو مال کا نقصان اور دوسرے ہمسایہ کی خوشی ) ہمسایہ کون؟ وہ بِئۡسَ الۡقَرِیۡن، شیطان لعین کیسا خوش ہوگا کہ ایک ہی کرشمے میں دونوں

جہاں کا نقصان پہنچایا، مال بھی گیا اور آخرت میں عذاب کا بھی مستحق ہوا۔ خَسِرَ الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃَ ؕ ذٰلِکَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِیْنُ۔ دنیا اور آخرت دونوں کا گھاٹا، یہی ہے صریح نقصان (ترجمۃ القرآن)

دیکھو، امان کی راہ وہی ہے جو تمہیں تمہارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتائی۔ ''اِیَّاکُمْ وَ اِیَّاھُمْ لَا یُضِلُّوْ انَکُمْ وَ لَا یُفْتِنُوْ نَکُمْ''، ''ان سے دور رہو اور انہیں اپنے سے دور کرو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں''۔

دیکھو، نجات کی راہ وہی ہے جو تمہارے رب جل جلالہ نے بتائی ''فَلَاتَقْعُدْ بَعْدَ الذِّکْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ'' یاد آئے پر پاس نہ بیٹھ ظالموں کے''۔ بھولے سے ان میں سے کسی کے پاس بیٹھ گئے ہو تو یاد آنے پر فوراً کھڑے ہو جاؤ۔ ان مضامین کی تفصیل میں تمام اکابر علمائے حرمین شریفین کا فتویٰ مُسمّٰی بہ ''فَتَاوِی الْحَرَمَیْنِ بِرَجَفِّ نَدوَۃُ المین اور عامۂ علماء ہند کا فتویٰ مُسَمّٰی بہ فتاوی السنۃ لالجام اھلُ الفتنۃ اور فتاوی القُدوَہ اور اَلنَّذِیْرِ الاحمد اور اَلنَّذِیْرُ المُبِیْن وغیرہا پچاس سے زائد کتابیں چھپ کر شائع ہو چکیں اور ہدایت اللہ جل جلالہٗ کے ہاتھ۔

''واللّٰہ یقول الحق و یھدی السبیل''، ''وحسبنا اللّٰہ ونعم الوکیل۔''

(القرآن الکریم ۳۳/۴۔ ۳/ ۱۷۳)

''اور اللہ حق فرماتا ہے اور وہی راہ دکھاتا ہے، اللہ ہم کو بس ہے اور کیا اچھا کارساز)۔

وصلی اللّٰہ تعالیٰ سیدنا و مولٰنا محمد و اٰلہ و صحبہ بالتبجیل، واللّٰہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر احمد رضا قادری

**شیر بیشۂ اہلسنت فرماتے ہیں:** صلح کلی کوئی مستقل مذہب نہیں، بلکہ ہر اس شخص کو کہتے ہیں جو بدمذہبوں، بے دینوں پر ردّ وطرد سے اپنی ناراضگی ظاہر کرے اور کہے کہ ہم اپنی قبر میں جائیں گے وہ اپنی قبر میں جائیگا۔ ہمیں کیا ضرورت ہے کہ ہم خواہ مخواہ بدمذہبوں بے دینوں کا رد کرکے دنیا میں بُرے بنیں۔ اور کہے کہ جتنی دیر ہم ان کا رد کریں گے، ان کو بُرا بھلا کہتے رہیں گے، ان کو گالیاں دیتے رہیں گے اتنی دیر ہم درود شریف پڑھیں تو ثواب بھی ملے گا اور کوئی ہمیں بُری نظر سے بھی نہیں دیکھے گا۔ یہ خیالات اشد بدمذہبی بلکہ الحاد وارتداد کی جڑ ہیں۔ اگر اسی کا نام اسلام یا خلق عظیم تھا تو اللہ تعالیٰ نے کافروں، مرتدوں اور منافقوں پر شدت وغلظت کی تعلیم قرآن عظیم میں کیوں دی۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے: ''یاایھا النبی جاھد الکفار و المنٰفقین واغلظ علیھم یعنی اے نبی جہاد کرو کافروں اور منافقوں پر اور ان پر سختی کرو''۔ اور فرماتا ہے جل جلالہٗ: ''یاایھا الذین اٰمنو اقاتلوا الذین یلو انکم من الکفار و لیجدوا فیکم غلظۃ۔ یعنی اے ایمان والو جہاد کرو ان کافروں سے جو تمہارے قریب ہیں اور چاہیئے کہ وہ تم میں سختی پائیں''۔ اور فرماتا ہے عزشانہٗ: ''یاایھا الذین اٰمنو الاتتخذ

و ابطانۃ من دونکم لا یألونکم خبالا و دوا ما عنتم بدت البغضأ من افواھھم و ماتخفی صدورھم اکبر قد بینالکم الاٰیات ان کنتم تعقلون ۔یعنی اے ایمان والو! غیروں کو اپنا راز دار نہ بناؤ وہ تمہاری برائی میں کمی نہیں کرتے ،تمہارا تکلیف میں پڑنا ان کی دلی آرزو ہے۔ بیشک ان کے مونہوں سے عداوت ظاہر ہو چکی ہے اور جوان کے سینے چپائے ہوئے ہیں وہ اور بڑی ہے۔ ہم نے تمہیں صاف نشانیاں بتادیں اگر تمہیں عقل ہو"۔

ان بے دینوں کو یہ نہیں معلوم کہ ہر شخص اگرچہ اپنی قبر میں جائیگا لیکن باجود قدرت و استطاعت اگر کوئی شخص بدمذہبوں ، بے دینوں کی بدمذہبیوں ، بے دینیوں پر قصداً ردّ وابطال نہ کرے گا اور امت مصطفویہ علی صاحبہا وآلہ الصلاۃ والتحیۃ کو ان کے کفریات وضلالات میں مبتلا ہوتے دیکھ کر بھی ساکت وخاموش رہے گا تو خود اس کی قبر بھی واحد قہار جل جلالہٗ کی لعنتوں سے بھر دی جائیگی۔ یہ ان بدمذہبوں کی قبر میں تو نہ جائیگا لیکن خود اس کی قبر میں وہی عذابات وعقوبات ہوں گے جو ان بدمذہبوں کیلئے ہیں کہ اس نے اپنے سکوت اور اپنی مداہنت سے ان بدمذہبوں بے دینوں کو اشاعت کفر وضلال میں مدد پہنچائی۔ حدیث شریف میں ہے ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:"اذاظھرت الفتن او قال البدع وسبّ اصحابی فلیظھر العالم علمہٗ ومن لم یظھر علمہٗ فعلیہ لعنۃ اللہ والملٰئکۃ والناس اجمعین لا یقبل اللہ منہٗ صرفاً ولا عدلاً۔ یعنی جب فتنے ظاہر ہوں (یا یہ فرمایا کہ بدمذہبیاں پھیلیں )اور میرے اصحاب کو برا کہا جائے تو عالم پر فرض ہے کہ اپنا علم ظاہر کرے (ان بدمذہبوں کا اور صحابہ کی شان میں توہین کرنے والوں کا رد کرے )اور جو عالم اپنا علم ظاہر نہ کرے اس پر اللہ کی لعنت اور تمام فرشتوں کی لعنت تمام لوگوں کی لعنت۔ اللہ نہ اس کا فرض قبول کرے نہ اس کا نفل"۔

جب صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شان میں توہین کرنے والوں کا باوصف قدرت و استطاعت رد کرنے سے سکوت کرنے والا تمام انسانوں کا ،تمام فرشتوں کا بلکہ خود اللہ واحد قہار جل جلالہٗ کا ملعون ہے تو خود حضور اکرم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین وتنقیص بلکہ خود حضرت ربّ العزۃ جل جلالہٗ کی تکذیب کرنے والوں کا رد کرنے سے قدرت واستطاعت ہوتے ہوئے بھی سکوت کرنے والا کفریات وضلالات کے رد پر قادر ہوتے ہوئے بھی ان پر رواداری برتنے والا کیسا اشد ترین ملعون ہوگا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم پر دورد شریف پڑھنا یقینا عبادت الٰہی ہے اور تلاوت قرآن مجید کے بعد تمام اَورادووظائف سے افضل واعلیٰ ہے۔ لیکن اس کے یہ معنیٰ نہیں کہ جس موقعہ پر شریعت مطہرہ نے درود شریف کے سوا کوئی اور کام واجب وضروری قرار دیا ہو تو اس موقع پر بھی درود شریف ہی پڑھنے پر اکتفا کیا جائے۔ بہت سے قراء کے نزدیک ابتداء قرأت میں اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم واجب ہے۔ کیا اس پر کوئی صلح کلی کہے گا کہ جتنی دیر ہم ابلیس کو بُرا کہیں گے،اس کو مردود وملعون ورجیم کہہ کر اس سے پناہ مانگیں گے،اتنی دیر اگر ہم درود شریف پڑھیں گے تو بہتر ہے، بہت زیادہ ثواب ہوگا۔ شریعت مطہرہ نے ذبیحہ حلال ہونے کیلئے یہ شرط قرار دی ہے کہ بوقت ذبح

بسم اللہ اللہ اکبر کہا جائے، کیا اس پر کوئی صلح کلی کہے گا کہ درود شریف تو ہر وظیفے اور ہر ورد سے افضل ہے لہٰذا ہم تو بوقت ذبح بھی درود شریف ہی پڑھتے رہیں گے۔ اگر کوئی صلح کلی قصداً ایسا کرے گا تو شرعاً بحکم فقہ حنفی وہ ذبیحہ مُردار اور اس کھانے والا مُردار خور ہوگا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ بلکہ

ہر مرتبہ از وجود حکمے دارد
گرفرق مراتب نہ کنی زندیقی

شریعت مطہرہ نے جس وقت جو کام واجب فرمایا ہے، اس وقت اسی کام کو عمل میں لانے سے برأت ذمہ ہو سکتی ہے۔ جس وقت بدمذہبوں، بددینوں کے کفریات وضلالات پھیل رہے ہوں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بھولے بھالے امتی کفر وضلال کے جال میں شکار کئے جا رہے ہوں، ایسے موقع پر جو شخص مسلمانوں کو گمراہوں مرتدوں کے دام میں آنے سے بچانے کی قدرت رکھتا ہو، بے دینوں کی بے دینی طشت از بام کرسکتا ہو، تو اس وقت وہ شخص بدمذہبی و بیدینی کے رد سے دم سادھ لے اور تسبیح لیکر درود شریف پڑھتا رہے، یا جو شخص اس کی تو قدرت نہیں رکھتا مگر خود اپنے ایمان کو بچانے کیلئے بدمذہبوں، بے دینوں سے نفرت و بیزاری رکھنے کے حکم شرعی پر عمل کرسکتا ہے وہ ان سے علیٰحدہ و بیزار نہ ہو بلکہ تسبیح لئے ہوئے ان کی مجلسوں میں جائے، ان کے ساتھ میل جول سلام کلام رکھے، ان سے ہم پیالہ و ہم نوالہ رہے اور درود شریف پڑھ پڑھ کر تسبیح کے دانے پے در پے گراتا جائے تو اس کا یہ نمائشی درود شریف ہرگز عبادت الٰہی نہیں بلکہ خدا اور سول جل جلالہ، وصلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کے ساتھ دوستی ومحبت رکھنا اور اپنی مداہنت اور صلح کلی پر دکھاوے کے درود شریف سے پردہ ڈالنا اور درحقیقت اللہ واحد قہار، علیم بذات الصدور جل جلالہ، کو دھوکہ دینا اور بھولے بھالے مسلمانوں کو فریب میں ڈالنا ہے۔ پھر کیا ظالم یہ سمجھتے ہیں کہ وہ اللہ واحد قہار جل جلالہ، کو دھوکہ دے سکیں گے۔ لا واللہ! قال تبارک وتعالیٰ یخدعون اللّٰہ و الذین اٰمنوا و مایخدعون الّا انفسھم و مایشعرون۔ منافقین چاہتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کو اور اس کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کو دھوکہ دیں اور درحقیقت وہ اپنی جانوں ہی کو دھوکہ دے رہے ہیں اور وہ نہیں سمجھتے۔ ان کا بُرا مکر انہیں پر پلٹے گا۔ قال بتارک وتعالیٰ و لا یحیق المکر السّیٔ الا باھلہ۔ و العیاذ باللہ تعالیٰ۔

اس ناپاک ترین فرقۂ صلح کلیہ کے افراد ہر طبقے میں ہیں اور ہر ایک طبقے میں علیٰحدہ علیٰحدہ مختلف طریقوں سے اپنی صلح کلیت ملعونہ کا پرچار کرتے ہیں۔ عوام کے طبقے میں جو لوگ صلح کلی ہیں وہ یوں بکتے ہیں کہ:۔۔۔ ’’اگر ان سنی مولویوں کے فتوؤں پر ہم عمل کریں گے تو ہم دنیا میں کہاں رہیں گے، مولوی تو کہتے ہیں کہ ہر بدمذہب ہر بے دین سے نفرت وعداوت رکھو۔ پھر ہم دنیا کا کاروبار اپنی تجارت اپنا بیوپار کیونکر چلائیں گے۔ کسی کی نوکری کسی کے یہاں ملازمت کسی کے گھر پر مزدوری کیسے کرسکیں گے۔‘‘

اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ علیہ وسلم کی شان رفیع میں جب کسی مرتد کی توہینیں، گستاخیاں یا کسی مسئلہ دینیہ

ضروریہ کے متعلق کسی بے دین کی تکذیبیں اس کے سامنے پیش کی جاتی ہیں تو یہ یوں کہہ کر جاہلوں کو بہکاتے ہیں کہ ''میاں یہ مولویوں کے جھگڑے ہیں، مولوی مولوی جانیں، ہم تو جاہل آدمی ہیں، ہمارے نزدیک سبھی مولوی اچھے ہیں ہم اپنی زبان سے کسی مولوی کو کیونکر بُرا کہیں'' مگران انسان نما جانوروں کو بلکہ جانوروں سے بھی بدتر گمراہوں کو کیا اتنی بھی خبر نہیں کہ زمانۂ موجودہ سے پیشتر جو ہمارے اگلے پُرکھے باپ دادا سنی مسلمان تھے ان کا دین ومذہب وہی تھا جو حضور سیدنا الغوث الاعظم وحضور خواجہ غریب نواز وحضرت شیخ شہاب الدین سہروردی، حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند، حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی، حضرت بابا فرید الدین گنج شکر، حضرت شیخ المشائخ سلطان الاولیاء نظام الدین محبوب الٰہی، حضرت داتا گنج بخش لاہوری، حضرت شاہ عبد الحق ردولوی، حضرت قطب عالم پنڈوی، حضرت مخدوم جہانگیر اشرف سمنانی کچھوچھوی حضرت مخدوم شرف الدین یحیٰ منیری، حضرت شاہ محمد غوث گوالیاری، حضرت شاہ وجیہہ الدین گجراتی، حضرت شاہ عالم احمد آبادی، حضرت شاہ پیر محمد سلونی، حضرت مخدوم علی احمد علاء الدین صابر کلیری، حضرت نصیر الدین محمود چراغ دہلوی، حضرت مخدوم بندہ نواز گیسودراز، حضرت میراں سید علی داتار، حضرت سید سالار مسعود غازی، حضرت بدیع الدین شاہ مدار، حضرت مخدوم علی فقیہہ مہائمی، حضرت سیدنا شاہ برکت اللہ قادری مارہروی، حضرت سیدنا شاہ اچھے میاں مارہروی ودیگر اولیاء کرام رضی اللہ عنہم کا تھا۔کیا ان اخبثاء کو اتنا نہیں سوجھتا کہ اس ساڑھے تیرہ سو برس سے زائد قدیم دین اسلام ومذہب اہلسنت کے مقابلے میں جس پر اگلے زمانے کے تمام اہل اسلام واولیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہوتے چلے آئے ہیں۔جو شخص کوئی نیا عقیدہ ، نیا مذہب، نیا فرقہ گڑھ کر مسلمانوں کے سامنے پیش کرے وہ ہرگز سنی مسلمان نہیں۔ بلکہ گمراہ بدمذہب بے دین ہے۔نہیں نہیں! خبر ضرور ہے اور اتنی بات کی خبر تو ہر گنوار مسلمان، ہر کسان مسلمان، ہر مزدور مسلمان کو بھی ہے جو اپنے آپ کو سنی مسلمان کہتا ہے کہ جملہ مسائل ضروریہ دینیہ وہی مسائل تو ہیں جن کو اسی ساڑھے تیرہ سو برس سے زائد قدیم سچے مذہب اہلسنت کے ماننے والے برابر دین کے ضروری مسائل مانتے چلے آئے جو کسی ضروری دینی مسئلے کے خلاف اپنا عقیدہ گڑھے وہ اس قدیم دین اسلام اور مذہب اہلسنت کا مخالف ہے۔اور جو اس ساڑھے تیرہ سو برس سے زائد قدیم دین اسلام ومذہب اہلسنت کا مخالف ہو وہ گمراہ بے دین ہے۔اس میں کونسی ایسی بات ہے جو ان صلح کلیوں کی سمجھ میں نہیں آسکتی۔لیکن یہ صلح کلیہ چاہتے ہی یہ ہیں کہ ایسے فریب دیکر عوام اہل اسلام کے دلوں سے مسائل دینیہ ضروریہ کی عظمت واہمیت نکال دیں۔والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

شیخ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے مکتوبات جلد اول کے مکتوب ۱۶۵ میں صفحہ ۱۶۹ پر اپنے خلیفہ ومرید سیادت پناہ جناب سید شیخ فرید علیہ الرحمہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔۔۔۔

(ترجمہ):۔''یعنی یہ بات لازم ہے کہ ساری ہمت شریعت مطہرہ کے احکام بجالانے میں صرف کرنی چاہیئے اور پابندِ شریعت علمائے دین وصالحین کی تعظیم وتوقیر کرنی چاہیئے اور شریعت مطہرہ کے احکام کو رائج کرنے میں کوشش

کرنی چاہیئے اور مسلمان کہلانے والے بد مذہبوں اور گمراہوں کو ذلیل رکھنا چاہئے کہ حدیث شریف میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ”جس نے کسی بد مذہب کی تعظیم کی اس نے اسلام کے ڈھا دینے پر مدد دی“ اور کافروں کے ساتھ جو خدا تبارک وتعالیٰ کے دشمن اور اسکے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دشمن ہیں دشمن رہنا چاہئے۔ اور کسی طور پر ان کو عزت نہ دینی چاہئے۔ اور ان بد نصیبوں کو اپنی مجلسوں میں آنے نہیں دینا چاہئے۔ اور ان سے اُنس پیدا نہیں کرنا چاہئے، اور ان کے ساتھ شدت وغلظت کرنا چاہئے اور جاہاں تک ہو سکے کسی بات میں انکی طرف رجوع کرنا نہیں چاہئے۔ اور اگر بالفرض کوئی ضرورت پڑھ جائے تو بیت الخلا جانے کی طرح شرعی ناگواری اور مجبوری کے ساتھ اُن سے اپنی حاجت پوری کرنی چاہئے۔ آپ کے نانا جان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس تک جو راستہ پہنچتا ہے وہ یہی ہے۔ اگر اس راہ پر چلا نہ جائیگا تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس تک پہنچنا دشوار ہے۔ یہ بات بہت دور ہے، یہ امر بہت بعید ہے“۔ (بحوالہ ردّ صلح کلیت)

**حضور صدر الشریعہ فرماتے ھے:۔** ”مسلمان کو مسلمان کافر کو کافر جاننا ضروریات دین سے ہے“۔ پھر ایک جگہ فرماتے ہیں: ”جس شخص نے قطعاً کفر کیا ہو اس کے کفر میں شک بھی آدمی کو کافر بنا دیتا ہے“۔ اور فرماتے ہیں: ”اس کی زندگی میں اور موت کے بعد تمام وہی معاملات اس کے ساتھ کریں جو کافروں کے لئے ہیں۔ مثلاً میل جول، شادی بیاہ، نماز، جنازہ، کفن ودفن جب اس نے کفر کیا تو فرض ہے کہ ہم اسے کافر ہی جانیں“۔ آگے فرماتے ہیں: ”اس زمانے میں بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ میاں جتنی دیر اسے کافر کہو گے اتنی دیر اللہ اللہ کرے تو یہ ثواب کی بات ہے اس کا جواب یہ ہے کہ ہم کب کہتے ہے کہ کافر کافر کا وظیفہ کرلو مقصود یہ ہے کہ اسے کافر جانو اور پوچھا جائے تو قطعاً کافر کہو۔ نہ یہ کہ اپنی صلح کل سے اس کے کفر پر پردہ ڈالو“۔

اور اسی میں ایک حدیث کے حوالے سے یوں فرماتے ہیں:۔۔ ”اِیَّاکُمْ واِیَّاھُمْ لَایُضِلُّو نکُمْ وَلَا یَفْتِنُوْ نَکُمْ“ اپنے کو ان سے دور رکھو اور انہیں اپنے سے دور کرو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں“۔ (بہار شریعت/حصہ اول)

**حضور شیخ المشائخ فرماتے ھیں:** صلح کلی الحاد کی ابتدا کس طرح ہوئی:۔

محمد علی مونگیری نے ۱۳۱۱ھ میں ایک کمیٹی ندوہ کے نام سے بنائی اس کمیٹی سے نیچریت کی ان ضلالتوں کو شائع کیا۔ (۱) حقیقت ایمان کا انکار کر کے مجرد کلمہ گوئی سجود الی القبلہ کو ایمان قرار دیا۔ (۲) اس نیچری ساختہ ایمان سے تمام مرتدین منافقین روافض قادیانیہ، مہدیہ، آغا خانیہ، بابیہ، بہائیہ، وہابیہ وغیرہ کو مومن تسلیم کیا۔ (۳) ضرورت دنیہ میں سے کسی ضرورت کا انکار کا کفر ہونا باطل ٹھہرایا اسی سے نیچریوں کے پاس کوئی چیز کفر وارتداد نہیں ہے اور ضروریات دنیہ میں سے کسی ضروریۂ دینی کا انکار کرنیوالا کافر و مرتد نہیں ہے۔ (۴) اس نے ندوہ کے ذریعہ سے صلح

کلی الحادکو اکبرمرتد اعظم کے بعد دوبارہ ہندوستان میں شائع کر کے مرتدین منافقین سے دوستی ومحبت اواخوت اوران سے موالات کو جائز اور ضروری قرار دیا۔ حالانکہ مرتدین منافقین کے حق میں اسلام کا حکم ہے کہ انکی حیات اور ممات میں حقوق اسلام کی رعایت نہ کریں۔ (اشعۃ اللمعاۃ جلد اول رصفحہ: ۱۰۴) مرتدین سے موالات اور معاملات دونوں حرام ہیں۔ (المحجۃ الموتمنہ، فتاویٰ مصطفویہ، جلد اول) (۵) اس صلح کلی الحاد سے اسلام وسنیت کی حفاظت کرنے اور اہلسنت وجماعت کو نیچریوں ملحد بن جانے سے بچانے کو فرقہ پرستی سے خوار ٹھہرا کر اسے جھگڑا فساد اور خلاف رواداری کہہ کر معیوب اور حرام ٹھہرایا (فتاویٰ الحرمین برجف ندوۃ المین، ردسنائع ایا طیل روادار جلسہ چہارم ندوہ، سواات علماء وجوابات ندوۃ العلماء)۔

حضرت مولانا محمد طیب قادری داناپوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مسلک صلح کل ہی نیچریت کا دوسرا نام ہے جسکا اسلام وسنیت کش ہونا آیات قرآنیہ اوراحادیث نبویہ سے ظاہر وباہر ہے۔ قرآن عظیم میں ہے 'یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الْکُفَّارَ وَ الْمُنٰفِقِیْنَ وَ اغْلُظْ عَلَیْهِمْ' (اے نبی کافروں اور منافقوں سے جہاد اوران پر سختی کرو)۔ حضرت خواجہ بندہ نواقدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ:۔ ''امر معروف ونہی منکر کے خاتمہ سے رواداری کا ذمیمہ پیدا ہوتا ہے تو اس رواداری سے ایمان کے دائرہ سے خارج ہو کر کفر کے دائرہ میں داخل ہو جائیگا''۔ (آداب المریدین)

شیخ المشائخ حضرت علامہ سید شاہ چندہ حسینی اشرفی، صوفی، سجادہ نشین آستانۂ عالیہ اشرفیہ شمسیہ (قطب رائچور) اس دنیائے فانی سے کوچ فرمانے سے پہلے آپنے فرزند اکبر میرے والد ماجد قائد اہلسنت، محافظ مسلک اعلیٰ حضرت، حضرت علامہ مولانا سید شاہ محمد حسینی میاں اشرفی مصباحی دامت البرکاتہم القدسیہ کو بزریعہ رجسٹری ایک خط بھیجا تھا جسے اکثر میرے والد ماجد پڑھا کرتے تھے۔ میرے بھی دل میں بہت تمنّا تھی کے میں بھی اس تحریر لطیف کی زیارت کا شرف حاصل کرو۔ اللہ کا کرم ہوا اور مجھ جیسے گناہ گار کو بھی شرف زیارت حاصل ہوئی۔ اُس کے چند اقتباس قارئین کے سامنے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں تاکہ عوام اہلسنت بزرگوں کے طریقے کو سمجھے اور اپنی صفحوں میں شریعت کے مطابق سدھار پیدا کریں۔ خط میں دادا حضور علیہ الرحمہ نے خاص اپنی اولاد اور مریدین کی اصلاح کے لئے اور مسلک اعلیٰ حضرت پر سختی سے قائم رہنے کے لئے وصیت فرمائی۔ قارئین کرام ملاحظہ فرمائیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہٖ الکریم، امابعد

فقیر اپنی اولاد کے لئے وصایا کے طور پر چند ضروری جملے تحریر کرتا ہے، احکام شرع کے بعد سعادت منداولاد کے لئے ضروری ہے کہ اپنے بزرگوں کی وصایا پر سختی سے عمل کرے۔ سعادت منداولاد اپنے بزرگوں کی وصایا پر عمل کر کے دنیا وآخرت میں سرخروئی حاصل کرتی ہے اسی امید پر میری اولاد بھی اپنے خاندانی بزرگوں کے وصایا پر بالخصوص میری وصایا اور کتب پر سختی سے عمل پیرا رہے ۔

نصیحت گوش کن جاناں کہ از جاں دوست تر دارند (جوانان سعادت مند پیر پند داناں را)

کسی کو اپنی زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں ہے کہ کب اس کی حیات کا خاتمہ ہو، میں نے حتی الامکان دین وسنیت پر مضبوطی سے قائم رہ کر زندگی بھر زمانے کی تکلیف کو برداشت کر کے مسلک اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو جان سے زیادہ عزیز رکھا، میری اولاد بھی میری طرح زندگی بھر مسلک اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر مضبوطی سے قائم رہے، ہدایت ورہنمائی کے لئے علمائے اہلسنت کی کتب اور بالخصوص اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتب کا مطالعہ کرتے رہیں اس کے ساتھ میری کتب کو برابر پڑھتے رہیں اوران پر عمل کریں بدمذہبوں اور گمراہوں، وہابیوں، نیچریوں، صلح کلیوں، مباحی مشائخ سے سخت اجتناب رکھیں نہ ان کو اپنے پاس آنے دیں اور نہ ان کے پاس خود جائیں علماء اہلسنت میں بھی آجکل خودغرض دنیا پرست ہوکر صلح کلیت کی روش پر عمل کررہے ہیں ان سے بھی دور رہیں، ہرطرف قوم وملت کے نام پر کمیٹیاں بنائی جارہی ہیں جس میں یہی صلح کلی نیچری یا وہابی دیوبندی یا مباحی مشائخ کثرت سے پائے جاتے ہیں ان سے بھی دور رہیں اور نہ ان کے جلسوں میں شرکت کریں اگرچہ علمائے بریلوی ہی میں سے کسی کا وعظ کیوں نہ ہو رہا ہو اور نہ ان کو اپنے جلسوں میں بلائیں اور نہ جائیں۔

عوام کا زہد یہ ہے کہ وہ حرص سے پاک ہوں، اللہ تعالیٰ کی طرف سے رزق مقسوم پر قانع رہ کر حرص ولالچ سے دور رہیں، بدمذہبی، کفروظلم وغضب سے دور رہیں، اعداء دین سے نفرت وبیزاری قائم رکھیں ورنہ کفروبدمذہبی میں پھنس جانے کا اندیشہ ہے اوراس سے وہ صلح کلی وملحدوزندیق بن جاتا ہے، اپنے بزرگوں کا ادب واحترام کریں ہر چھوٹا اپنے بڑے سے مکابرہ نہ کریں اس بدخلقی سے انسان بے حد جری بڑوں کا گستاخ ہوجاتا ہے۔اپنے معمولی قصور کو بہت بڑا قصوروگناہ جانے اپنے گھر کو گھر والوں کو فحش ورزیل حرکت اور بدگوئی سے بچائے۔بغض وعناد سے دور رہیں۔گھر اور درگاہ شریف کو مباحی مشائخ اور وہابی علماء اور صلح کلیوں سے دور رکھیں اور اپنی اولاد کو کم سے کم دنیاوی علم صرف بقدر ضرورت دیں اور علم دین سے آشنا کریں''۔

یہ تھی حضور شیخ المشائخ کی وصایا شریف جس میں سے چند اقتباسات ہم نے ذکر کیا ضرورت پڑھنے پر آئندہ پورا وصایا شریف جو حضور شیخ المشائخ کے دست اطہر سے تصنیف شدہ ہے انشاء اللہ اصل شکل میں شائع کیا جائیگا۔اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے دین متین، مذہب اہلسنت (مسلک اعلیٰ حضرت) پر سختی سے عمل پیرا ہونے کا شرف عطا فرمائیں، بدمذہبوں کی صحبت صلح کلیوں سے محبت، حرص دنیا سے دور رہکر اپنے دینِ متین پر سختی سے عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔لکھنے میں کسی قسم کی شرعی غلطی یا لغزش رہ گئی ہو تو مولا تعالیٰ اپنی شان رحیمی، کریمی کے صدقہ معاف فرمائے۔مسلک اعلیٰ حضرت زندہ آباد۔مسلک اعلیٰ حضرت پائندہ آباد۔فقط

سید محمد عزیز اللہ حسینی، عرف سید طاہر اشرفی۔صاحبزادہ، قائد اہلسنت، پاسبان مسلک اعلیٰ حضرت
حضرت علامہ سید محمد حسینی میاں اشرفی مصباحی مدظلہ العالی 09561080392